

امام ابو منین

جناب ماریہ قطبیہؓ

از

عزیزتیب مولانا مقبول احمد صاحب قیامہ ٹوبہ ٹانوی

ممتاز ال فاضل، ٹولہ ٹانوی

ناشر

سکینہ قیومین، حسینی، اسلامک ایجوکیشنل ٹرسٹ، ٹوبہ ٹانوی، سویدان

جولائی ۱۹۵۹ء

۲ وطن

آپ مصر کے ایک ضلع انصاریہ کے ایک گاؤں جفن کی رہنے والی تھیں۔ (طبقات ج ۸ صفحہ ۱۵۶)

اسلام لانے سے قبل کا مذہب

آپ اور آپ کی بہن سیرین کے متعلق اگرچہ رجال و سیر کی عام کتابوں میں اس بات کی تصریح نہیں ملتی کہ وہ عیسائی تھیں لیکن بعض قرآن کی بناء پر انھیں اسی کتاب صحابیات کے زمرہ میں لے لیا گیا ہے پہلا قرینہ یہ ہے کہ وہ قبلی تھیں اور معلوم ہے کہ مصر کے قبلی عموماً عیسائی تھے چنانچہ زر قانی نے ماریہ کے حالات میں قبلی کے لفظ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے نسبتہ الی نقبط ای انصاری مصر (قبلی مصر کے عیسائی تھے)

۵ حالات

حضرت ماریہ کو مقوقس خدیو اسکندریہ نے تحائف کے ہمراہ آنحضرتؐ کی خدمت میں بھجوا تھا آپ کا ایک بیچا زاد بھائی مانور اور ایک بہن سیرین بھی ہمراہ تھی۔ آنحضرتؐ نے سیرین کو حسان بن ثابت اپنے مداح کو بخش دیا تھا جس سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوئے (طبقات ج ۸ صفحہ ۱۵۳) ان حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ جناب ماریہ اور ان کی بہن سیرین کو حاطب بن علی نے مشرف باسنا م کیا اور مانور آنحضرتؐ کی خدمت میں آ کر اسنا م لائے۔ یہ ہذا بارے میں مدینہ منورہ پہنچے آنحضرتؐ نے پہلے ماریہ کو حارث بن نعمان کے مکان میں جگہ دی پھر اس کو نغمے پر جو مشربہ ام ابراہیم کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت ماریہ پر پردہ فرض کیا گیا تھا اور آپ کے بھائی مانور کے ساتھ اس کو آ کر

اجازت نہیں تھی۔ (اصابہ ج ۸ صفحہ ۱۵۸)

نواب زاہد اعجاز سید جعفر علی خاں اثر القابہ رامپوری نے جناب
ماریہ کو اس وقت تک جبکہ آپ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئی ہیں
یا کرہ ثابت کیا ہے اور بڑی دلچسپ بحث کی ہے وہ لکھتے ہیں
:- ہدیہ یا تحفہ جو ایک طرح سے قریب قریب ہم معنی ہو جاتے
ہیں ہدیہ کئی طرح سے پیش کیا جاتا ہے

۱- ایک بڑا چاہت کے ساتھ کسی چھوٹے کو ہدیہ بھیجتا ہے اس کی
سب سے اعلیٰ مثال اللہ جل شانہ تعالیٰ کا اپنے رسولؐ پر درود بھیجنا
ہے ان اللہ و منسکنتہ یصلون علی النبیؐ الخ۔

۲- دو دہاڑی شخصیتیں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتی ہیں۔

۳- کوئی چھوٹا کسی بڑے کو ہدیہ کوئی شے پیش کرتا ہے۔

۴- کوئی میزبان اپنے مہمان کو ہدیہ کوئی شے دیتا ہے۔

۵- ان چاروں قسموں کے لئے کچھ وجود بھی ہوتے ہیں۔

(الف) عزت افزائی کرنا۔

(ب) کسی کو خوش کرنا۔

(ج) کسی سے منفعت حاصل کرنے کے لئے وہ دینی ہو یا
دنوی۔

(د) ازراہ حسلیق و خوشامد۔

بہر حال مقوقس والی مصر و اسکندریہ نے جو ہدیہ میں جناب
ماریہ قطیبہ کو سرور کائناتؐ کے حضور میں بھیجا وہ اول کے علاوہ
چاروں وجوہ میں سے ایک وجہ قرار پا سکتی ہے ہدیہ یا تحفہ عمدہ شے
ہوتی ہے کوئی بد شکل یا بد خلق یا غیر باکرہ کثیر تو ہدیہ ناخضرت
کے حضور میں پیش کرنا سمجھ میں نہیں آتا اور تہن میں ہدیہ لکھا
ہے لغت عرب میں ہدیہ قربانی کے چوپائے کو بھی لکھا ہے وہ بھیڑ
ہو یا بکر اونٹ ہو یا دنبہ سب کے لئے شرط یہ ہے کہ اس چوپائے
میں کوئی نقص نہ ہو ناچاہئے اور نہ ہی ناخضرت کو ہدیہ ملے۔

بھی جاتی ہیں اگر کنواری نہ ہوں، خواہ صورت نہ ہوں یا خلق نہ ہوں تو بدیہہ بھجنے میں نقص ہی نقص رہو جائیگا تاریخ میں مقوقس کا نام ملتا ہے اور یہ بھی ملتا ہے کہ یہی مقوقس سرور کائنات کو بدئے اور تختے بھیجا کرتا تھا تو جان لیجئے کہ یہ کام حضور کو خوش کرنے کے لئے یا کسی منفعت حاصل کرنے کے لئے یا پھر ازراہ تملق مگر زیادہ تر یہ کہ ازراہ عقیدت کیا کرتا تھا۔ (ہفت روزہ سرفراز لکھنؤ جلد ۱۵، ۲۵ فروری ۱۹۷۶ء نمبر ۲)

اور مولوی شبلی نعمانی نے جناب ماریہ کا آنحضرتؐ کی نکاحی ازواج میں ہونے پر استدلال کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ عزیز مصر مقوقس کو حضرت رسول خداؐ نے ایک خط لکھا تھا اس کے جواب میں اس نے عرفی زبان میں یہ خط لکھا ان عبد اللہ من المقوقس عظیم القبط سلام عليك ام بعد، فقد قرأت كتابك وفهمت ما ذكرت فيه وما تدعوا اليه وقد عممت

ان نبيا يحنى و كلت اظن ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك و بعثت اليك بجاريتين لهما مكان من القبط عظيم و كسوة و هديت اليك بغلة لتركبها والسلام عليك۔

ترجمہ :- محمد بن عبد اللہ کے نام رکھیں قبط کی طرف سے سلام عليك کے بعد

میں نے آپ کا خط پڑھا اور اس کا مضمون اور مطلب سمجھا مجھ کو اس قدر معلوم تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن میں یہ سمجھتا تھا کہ وہ شام میں ظہور فرمائے گا۔ میں نے آپ کے قاصد کی عزت کی اور دو لڑکیاں بھیجتا ہوں جن کی قبیلوں میں (مصر کی قوم) بہت عزت ہے۔

جاریہ لڑکی کو بھی کہتے ہیں اور لونڈی کو بھی ارباب سیرت ماریہ قبطیہ کو لونڈی کہتے ہیں لکھنؤ

لکھا ہے یعنی یہ کہ مصریوں میں ان کی بڑی عزت ہے یہ لوٹریوں کی شان میں استعمال نہیں کئے جا سکتے ہاں ہمہ عزیز مصر اسلام نہیں لایا دو لڑکیاں جو بھیجی تھیں ان میں ایک ماریہ قبلیہ جو حرم نبی میں داخل ہوئیں دوسری سیریں تھیں جو حسان کے مکہ میں آئیں فخر کا نام دلدل تھا جنگ حنین میں آپ اسی پر سوار تھے طبری نے لکھا ہے کہ ماریہ اور سیریں حقیقی بہنیں تھیں اور حضرت حاطب ابن بلغہ جن کو آنحضرتؐ نے مقوقس کے پاس خط دیکر بھیجا تھا ان کی تعلیم سے دونوں خاتون خدمت نبی میں پہنچنے سے پہلے اسلام قبول کر چکی تھیں اس واقعہ کو اس حیثیت سے دیکھنا چاہئے کہ یہ دونوں خاتون لوٹریاں نہ تھیں اور اسلام قبول کر چکی تھیں اس لئے آنحضرتؐ نے ماریہ قبلیہ سے نکاح کیا ہو گا نہ کہ لوٹری کی حیثیت سے وہ آپ کے حرم میں آئیں۔ (سیرۃ النبی جلد ۱ صفحہ ۷۲) (مولوی شبلی کی اس عبارت

سے دو باتوں کا انکشاف ہوا۔

۱۔ ام المومنین جناب ماریہ قبلیہ شاہ مقوقس کی طرف سے بھیجا ہوا بہترین ہدیہ تھا اس میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ تھا۔ مولوی شبلی کے مزاج و طبیعت نے ان کے لوٹری ہونے کو بھی قبول نہیں کیا ہے اس لئے کہ یہ بھی ان کے شرف میں ایک کمی کا باعث ہونا تو پھر وہ ان کے بیوہ ہونے کو کب قبول کر سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ مولوی شبلی ماریہ قبلیہ کو باکرہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔

۲۔ جناب ماریہ قبلیہ آنحضرتؐ کے حرم میں نکاح کے بعد داخل ہوئیں۔

عظیم سردار محمد خاں نشاط نے بھی جاریہ کا ترجمہ لڑکی کیا ہے اور لکھا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ حضورؐ نے ماریہ قبلیہ سے نکاح کیا ہو گا کیونکہ عادت شریفہ تھی کہ جب کوئی غلام یا لوٹری حضورؐ کے قبضہ میں آتے تھے جناب ماریہ قبلیہ سے نکاح کیا

ان کے بال دفن کر دئے تھے پھر ابراہیمؑ کو دودھ پلانے کے لئے ام سیف کے حوالہ کر دیا تھا جو مدینہ کے ایک لوہار کی بیوی تھی جس کا نام ابو سیف تھا اور زبیر نے کہا ہے کہ انصار میں باہم یہ جھگڑا ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کو دودھ کون پلائے وہ چاہتے تھے کہ جناب ماریہؓ کو رسولؐ خد مت کے لئے رہنے دیں ان سے دودھ پلانے کی خدمت نہ لیں اس لئے کہ حضرت گوان سے محبت تھی پھر ام ہر وہ آئیں جن کا نام خولہ بنت منذر تھا جو زوجہ تھیں ہراء بن اوس کی انھوں نے رسولؐ سے ان کے دودھ پلانے کے لئے کہا چنانچہ وہ ابراہیمؑ کو دودھ پلایا کہیں رسولؐ نے ام ہر وہ کو کچھ درگت چھو پارے کے لئے تھے (ترجمہ اسد الغابہ ج ۱ صفحہ ۵۰)

آنحضرت جناب ابراہیمؑ سے بہت محبت فرماتے تھے ایک روز جناب ابراہیمؑ اور امام حسینؑ دونوں حضرت کے زانوں پر تشریف

فرماتے تھے کہ جبرئیل امین آئے اور عرض کی کہ مصلحت الہی یہی ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر تصدق فرما دیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر حسینؑ کو ابراہیمؑ پر فدیہ کروں تو علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ اور خود مجھے غم ہو گا اور اگر ابراہیمؑ کو حسینؑ پر فدیہ کروں تو صرف مجھ کو غم ہو گا چنانچہ آپ نے ابراہیمؑ کو حسینؑ پر فدیہ کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا چند ہی روز بعد حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہو گیا حضرت فضئل بن عباس نے غسل دیا اور قبر میں اتارا۔ (طبقات ج ۸ صفحہ ۱۵۵)

واقدمی کا کہنا ہے کہ وفات کے وقت حضرت ابراہیمؑ اٹھارہ مہینے کے تھے اور محمد بن مویس مخزومی کہتے ہیں کہ وہ اس وقت سولہ مہینے اور آٹھ دن کے تھے۔

ابراہیمؑ کی موت پر آپؐ فرماتے تھے اے ابراہیمؑ ہم تمہاری جدائی پر بہت رنجیدہ ہیں۔

رسولؐ نے نماز پڑھی اور فرمایا کہ ہم ان کو عثمان بن مظعون کے پاس دفن کریں گے یہ کہہ کر آپ نے بقیع میں دفن کر دیا۔ فضل ابن عباس نے ابراہیم کو غسل دیا اور اسامہ بن زید قبر میں اترے اور رسولؐ قبر کے کنارے بیٹھے رہے حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا۔

جب جناب ابراہیم کا انتقال ہوا تو جناب ماریہؓ لخت جگر کی جدائی سے بے قابو ہو کر رونے لگیں آپ کی بہن سیرین کو اگرچہ اپنی محبوب بہن کے بچے کے مرنے کا غم کم نہ تھا لیکن انھوں نے اپنے جذبات پر قابو رکھا اور جناب ماریہؓ کو سمجھاتی رہیں۔

جناب رسالت مآبؐ حضرت ابراہیم کی وفات پر فرما رہے تھے اے ابراہیم تمہاری جدائی سے ہم بہت رنجیدہ ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دس ٹمکن ہے مگر ہم زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کہتے جس سے پرہیزگار ناراض ہو۔ (ترجمہ اسد الغابہ ج ۱ صفحہ ۵۱)

معلوم ہوا کہ کسی مرنے والے کے غم میں رونا اور رنجیدہ ہونا بدعت، حرام اور خلاف سنت رسولؐ نہیں ہے بلکہ عین اتباع رسولؐ ہے۔

بزم ازواج میں جناب خدیجہؓ کے بعد یہ شرف ام المومنین جناب ماریہؓ قبلیہ کو حاصل ہوا کہ رسولؐ کو ان سے اولاد ملی یہ دوسری بات ہے کہ خود قدرت ہی کو یہ منظور تھا کہ اس کے حبیب کی اولاد صرف ایک ہی رہے اور وہ بہیٹی ہو پھر یہ کہ سیدۃ النساء العالمین جگر گوشہ رسولؐ فاطمہ زہراؓ صلوات اللہ علیہا کی اولاد سے ہی سرور کائنات کی نسل چلے سبھ اکبرؓ اور سبھ اصغرؓ ان رسول اللہؐ مکمل کیں بلکہ سلسلہ امامت کے اور نوحہ ہائے نور بھی ان رسول اللہؓ گننا میں جائیں۔ حضرت سیدۃ النساء العالمین کے اور بھی نام اور خطاب ہیں شہزادی نور کو فاطمہ زہراؓ شفیقہ روز جزا بقیۃ

صدقہ ظاہرہ کھدۃ النبوة۔ ان ناموں اور خطابوں سے حضور ہی مراد ہوتی ہیں مگر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہزادی نور کو ایک اور خاص نام سے خطاب کیا ہے یعنی حضور کو ام ایہا کہہ کر پکارا ہے۔

(اس کے معنی اپنے باپ کی ماں) ہوتے ہیں اسی سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نسل رسالت کی ماں ہیں۔ حضرت ماریہ قبطیہ کو چند اہمات المؤمنین پر اتنا شرف حاصل ضرور ہوا کہ ان کے اہلن سے ایک فرزند رسول پیدا ہو کر آئی گو وہ میں آیا، بعض اہمات المؤمنین کے رسول اللہ سے حاملہ ہونے کا اشارہ بھی کسی تاریخ میں نہیں ملتا مگر حضرت عائشہ اور حضرت حصفہ کے یہاں حاملہ ہونے کا شبہہ بھی سوال پیدا ہو جاتا اور اسقاط بھی ہو جاتا تو ان کے اس شرف میں بھی کیا کچھ نہ لکھا جاتا دیکھئے تو خود مرسل اعظم اپنی امت کی بابت فرماتے ہیں کہ: ان کے اسقاط شدہ بچے

پر بھی روز قیامت فخر کروں گا؛ اور یہ قول رسول بہت سی کتابوں میں ملتا ہے۔ (ماخوذ سر فراز مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۷۳ء جلد ۵۱ صفحہ ۲)

جناب ماریہ قبطیہ نے بہت جلد حسن خدمت کے ذریعہ حضور کے قلب مبارک میں اپنی جگہ پیدا کر لی تھی مشربہ ام لہر انیم آپ ہی کے گھر کا نام ہے اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ حضور کے پینے کا پانی ماریہ قبطیہ ہی کے یہاں رہا کرتا تھا پانی پلانے کی خدمت ہر ایک کے سپرد نہیں کی جایا کرتی یہاں زندگی و موت کا سوال ہوتا ہے اس خدمت کے لئے ایسی ہی ذلت کا انتخاب کیا جاتا ہے جس پر کامل اعتماد و یقین ہو معلوم ہوا کہ جناب ماریہ قبطیہ پر دیگر بعض ازواج کے مقابلہ میں حضور کو اتنا بھروسہ تھا کہ یہ خدمت آپ کے سپرد فرمائی تھی۔

ماریہ ابطیہؓ کے بارے میں چھ اہم باتوں کا علم ہوا۔

۱- باکرہ تھیں۔

۲- نسایت حسین و جمیل تھیں۔

۳- ان سے اولاد پیدا ہوئی۔

۴- رسول کو ان پر اعتماد اور بھروسہ تھا۔

۵- ان کا فرزند قدیہ امام حسینؑ ہوا۔

۶- وہ رسولؐ سے بہت محبت فرماتی تھیں اور آنحضرتؐ کی

خدمت کو اپنے حق میں بڑی سے بڑی نیکی سمجھتی تھیں۔

اسنے فضہ نکل کے مجتہد ہونے کے باوجود حضرت عائشہؓ کا یہ فرمانا

کہ رسولؐ کو ان سے صرف ان کے حسن و جمال کی وجہ سے محبت

تھی درست نہیں معلوم ہوتا یہ خلاف شان نبوت ہے اور

رسولؐ نے خود ان کو اس بات کی طرف متوجہ بھی کر دیا ہے کہ

میں صرف حسن ظاہری کی بنا پر کسی سے محبت نہیں کرتا جب

انہوں نے جناب خدیجہؓ کے بارے میں آنحضرتؐ سے یہ کہا تھا

کہ "سیا آپ اس بوڑھی عورت کو یاد کئے جاتے ہیں جبکہ خدا نے

آپ کو اس سے بہتر دے دی۔ رسولؐ نے فرمایا کہ ہرگز خدیجہؓ

سے تم بہتر نہیں ہو۔ پھر آنحضرتؐ نے وجہ محبت والفت کو بیان

فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ میں ان سے ان کے حسن و جمال کی وجہ

سے محبت کرتا ہوں بلکہ ان کا حسن کردار مجبور کرتا ہے کہ

انہیں یاد کروں۔ یہاں اہل المؤمنینؑ کے حسن و جمال کا ثبوت

بھی فراہم ہو گیا۔

جناب عائشہؓ سے مروی جتنی روایات ہیں جن میں انہوں نے

بیان کیا ہے کہ تمام ازواجِ نبویؑ میں آنحضرتؐ مجھ سے محبت

فرماتے تھے ان میں اس محبت کے دو ہی اسباب بیان فرمائے

ہیں۔

۱- میرے علاوہ کوئی اور شخص

۲- میں خوبصورت تھی۔

عقل کبھی اس بات کو باور نہیں کرتی کہ آنحضرتؐ اس عورت کے مقابلہ میں جس میں یہ دونوں صفات بھی ہوں اور ان کے علاوہ اس کی حسن خدمت اور عقیدت اور اولاد بھی ہو حضرت عائشہ کو اس پر ترجیح دیں گے، معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ ماریہ قبلیہؓ کو جناب عائشہ و حصہ سے زیادہ چاہتے تھے اور ان سے محبت فرماتے تھے اور اس محبت رسولؐ کی بنا پر ہی یہ دونوں جناب ماریہ قبلیہؓ کی طرف سے آنحضرتؐ کو بدول کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں چنانچہ اس کے ثبوت میں تاریخ کا یہ واقعہ کافی ہے کہ جناب حصہ نے اپنی باری کے دن جب کہ وہ اپنے میکے گئی ہوئی تھیں اپنے مکان میں واپسی پر آنحضرتؐ کے ساتھ جناب ماریہؓ کو دیکھا تو بہت ناراض ہوئیں حضرتؐ نے فرمایا اچھا میں نے ماریہؓ کو اپنے اوپر حرام کر لیا حضرت حصہ نے (خوش اعتمادی سے)

حضرتؐ کے اس قول پر اعتماد نہ کیا اور فرمایا لا اقبل دون ان تحلف لی فقال والله لا امسها ابداً۔

جب تک آپ قسم نہ کھائیں میں قبول نہیں کرتی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ماریہؓ کو اب مس نہ کروں گا۔ اس پر آیت ذیل نازل ہوئی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ نك الخ اے رسولؐ جو چیز خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اپنی ملی بیوں کی خوشنودی کے لئے کیوں حرام کرتے ہو۔ (سورہ تحریم)۔ (طبقات جلد ۸ صفحہ ۱۵۴)

نوٹ: آنحضرتؐ نے رفع شر کے لئے ایسا کہہ دیا تھا کہ میں ماریہؓ کو مس نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ اور حضرت حصہ ہی نے جناب ماریہؓ کو بدنام کرنے کی بھی کوشش کی۔ کسی شخص کے ذریعہ معاذ اللہ آپ کو باور کے ساتھ ناجائز تعلق رکھنے کی ہمت لگادی۔ آنحضرتؐ

ماہور کو قتل کریں۔ اس وقت ماہر ایک چادر سر سے پاؤں تک اوڑھے ہوئے تھا امیر المؤمنین جو روانہ ہوئے تو ایک نخلستان میں ملاقات ہوئی امیر المؤمنین کو غصہ میں شمشیر کشیدہ دیکھ کر لرز گئے وہ چادر گر گئی اور آپ نے معلوم کیا کہ وہ شخص خواجہ سرا ہے اس طرح اس شہت سے جناب ماریہؓ کو نجات ملی (لنن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۵۳)

ام المؤمنین جناب ماریہؓ کی شان بہت بلند ہے اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اس تحقیق پور ثبوت کے باوجود قرآن نے بھی جناب ماریہؓ کی عصمت پر گواہی پیش کی ان الذین جاتوا بالافک عصبہ منکم لا نحسبوه شرّاً لکم بل ھو عیبر لکم لکل امرئ منہم ما اکتسب من اللامہ (پ ۱۸ نورع ۸ آیت ۱۱) بیشک جن لوگوں نے جھوٹی شہت دیا وہ تمہیں میں سے ایک گروہ ہے تم اپنے حق میں اس شہت کو برائہ

سمجھو بلکہ یہ تمہارے اپنے حق میں بہتر ہے ان میں سے جس شخص نے جتن گناہ سمیٹو اس کی سزا خود بھلے گا۔

جناب ماریہؓ کے بارے میں طبقات لنن سعد میں جو واقعہ نقل کیا گیا ہے اس کو آیت افک کے ذیل میں نائے تویہ کا صحیح مصداق جناب ماریہؓ قطیہؓ ہی قرار پاتی ہیں لیکن حکومت و سیاست کے زور پر جناب ماریہؓ کا نام بھی اس آیت کے ساتھ نہیں لیا جاتا صرف اس بنا پر کہ اس سے دیگر چند ازواج پر آپ کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے

بہر حال آپ بڑی کامل الایمان اور مقرب بارگاہ نبوی خاتون ہیں آپ کی حسن خدمت اور حسن سیرت و کردار کی بنا پر رسولؐ آپ سے بہت محبت فرماتے تھے یہ اور بات ہے کہ اللہ نے آپ کے اندر دونوں خوبیاں پیدا کر دی تھیں یعنی آپ کو حسن ظاہری سے بھی نوازا تھا اور حسن

Scandinavian Husaini Islamic Association

Scandinavian Husaini Islamic Association was founded in purpose of islamic propagation, and other islamic services facilities.

We have four departments:

1. Board of propagation (tubligh).

There is always an Aleem-e-deen at your service to help you with all kinds of questions in islamic shariah.

2. Board of economical aid, etc.

Distribution of money (khums) to those people who are in need of that.

3. Medical board.

Help to circumcise boys (sunnat), etc.

4. Board of social service.

We can help you with such problems as, nikah, talaq and other social problems.

... and also

At the **Husaini Islamic Library** you can borrow all types of islamic literature (books, magazines, newspapers, etc).

At last our request to our brothers and sisters is to become a member of **Scandinavian Husaini Islamic Association!** The monthly fee is only 25 SEK.

Donate generously, we have all rights from all great *Ulamas* to use *khums, zakat, fitra, nazre hazrat Abbas, imame zainu* and *radde muzalim*.

if there are any questions please contact us.

Presented by www.ziaraat.com

مقررہ دیا کرتے تھے (طبقات ج ۸) محرم ۱۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ (استیعاب ج ۲ صفحہ ۷۶) حضرت عمر نے لوگوں کو نماز میں شرکت کے لئے بلایا نماز جنازہ پڑھی اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ (اسد الغابہ ج ۵ صفحہ ۵۴۴)

التاس سورہ فاتحہ کے تمام مرحومین

۱ [شیخ صدوق	۱۳ (سید حسین عباس فرحت	۲۵ (تیکم و اخلاق حسین
۲ [علامہ مجلسی	۱۴ (تیکم و سید جعفر علی رضوی	۲۶ (سید ممتاز حسین
۳ [علامہ سائبر حسین	۱۵ (سید نظام حسین زیدی	۲۷ (تیکم و سید اختر عباس
۴ [علامہ سید علی نقی	۱۶ (سیدہ زہرہ	۲۸ (سید محمد علی
۵ [تیکم و سید عابد علی رضوی	۱۷ (سیدہ رضویہ خاتون	۲۹ (سیدہ رضیہ سلطان
۶ [تیکم و سید احمد علی رضوی	۱۸ (سید نجم الحسن	۳۰ (سید مظفر حسین
۷ [تیکم و سید رضا امجد	۱۹ (سید مبارک رضا	۳۱ (سید باسط حسین نقوی
۸ [تیکم و سید علی حیدر رضوی	۲۰ (سید تنہیت حیدر نقوی	۳۲ (علامہ محی الدین
۹ [تیکم و سید سید حسن	۲۱ (تیکم و مرزا محمد ہاشم	۳۳ (سید ناصر علی زیدی
۱۰ [تیکم و سید مردان حسین جعفری	۲۲ (سید باقر علی رضوی	۳۴ (سید وزیر حیدر زیدی
۱۱ [تیکم و سید چار حسین	۲۳ (تیکم و سید باسط حسین	۳۵ (ریاض الحق
۱۲ [تیکم و مرزا تو حید علی	۲۴ (سید عرفان حیدر رضوی	۳۶ (خورشید تیکم

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سپیل سکینہ

پاکستان



۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.page.fl

sabeelesakina@gmail.com

Presented by www.ziaraat.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL